

حضرت داتا گنج بخش  
رحمۃ اللہ علیہ

اول

درود تاج شریف



ترتیب

خلیل احمد رانا

دار الفیض پکنج بخش، لاہور

صدامنزل، گلی نمبر ۱۰، بلال گنج، لاہور

برائے ایصال ثواب

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری قدس سرہ

کتاب----- حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور درود تاج  
ترتیب----- خلیل احمد رانا  
کتابت درود تاج اور شجرہ----- جناب صوفی خورشید عالم خورشید رقم  
کتابت----- محمد نعیم بھٹہ  
سن اشاعت----- رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ، فروری ۱۹۹۴ء  
تعداد اشاعت اول، دوم،--- چھ ہزار  
بار سوم----- دو ہزار، نومبر ۲۰۰۸ء  
پروف ریڈنگ----- میاں محمد ریاض ہمایوں سعیدی  
بیرون جات کے حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔  
حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نویں سالانہ عرس بتاریخ  
۷ نومبر ۲۰۰۸ء۔۔۔ ۱۴۲۹ھ پر تقسیم کی گئی۔

ملنے کے پتے

دار الفیض گنج بخش

☆ 55۔ حکیم محمد موسیٰ روڈ (ریلوے روڈ، گوالمنڈی) حضرت تولاہور

فون: 042.7671389

حکیم محمد سلیم مرتضائی، مرتضائی دواخانہ، بالمقابل جامع مسجد اسلامیہ کالج،

سرگودھا روڈ۔ فیصل آباد۔ فون: 041-763014

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

”دار الفیض گنج بخش لاہور“ بیاد امام الاولیاء علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

کا اجراء۔

اس سال اخیر وکیت لارے کا قیام آگست و ستمبر (رمضان المبارک) ۱۴۱۲ھ کیا گیا ہے۔ یہ ادارہ ملک اولیاء کلام (رحمۃ اللہ تعالیٰ)  
خصوصاً امام الاولیاء حضرت شیخ علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات عام کرنے کا  
فریضہ ادا کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

فقیر زبیر احمد ضیائی، حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی کا ممنون ہے جن کے فیض صحبت نے  
اشاعت کتب کا شعور پیدا کیا، اور جو صوفیہ کرام کے فیض و برکات علوم ان سب کا پہنچانے میں شب و روز مصروف رہتے ہیں۔  
درود تاج شریف میں جناب مولانا قاری محمد مشتاق صابری بانی چالیس روزہ قاری کلاس مصطفیٰ  
آباد لاہور نے بمطابق اردو اعلیٰ و اصوات عربی (عربی سے نا آشنا حضرات کے لیے) عبارت تحریر فرمائی فقیر  
ان کا ممنون ہے۔

جناب محمد ریاض ہمایوں سعیدی کا بھی ممنون ہوں۔ جو کتابت اور طباعت کے تمام مواقع پر معاون ہیں۔  
برادر جناب فیل احمد رانا صاحب نے جس مخلصانہ جذبہ کے تحت یہ کتب بچہ بچہ لکھا ہے۔ وہ قابلِ صد  
تسکین ہے اور اس کے مطالعہ سے ہر قاری حسب استعداد فیض یاب ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔  
موصوف حضور داتا گنج بخش قدس سترہ تفصیلی مقالہ بھی تحریر کریں گے جسے دار الفیض گنج بخش کی طرف  
سے شائع کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فقیر میاں زبیر احمد قادری ضیائی

گدائے کوٹے علی ہجویری

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور





## حضرت گنج بخش رحمہ اللہ

امام الاولیاء سلطان الاصفیاء حضرت شیخ علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ العزیز اُس قدسی گروہ کے سرخیل ہیں جو امام رسل ہادی نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی کمال محبت و متابعت سے ولایت کے ارفع و اعلیٰ مقام اور بلند مرتبہ پر فائز ہو کر خلافت الہیہ اور حضرت پید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کبریٰ کے منصب جلیلہ پر متمکن ہوتے ہیں اور چونکہ انہوں نے اپنے آپ کو محبوب خدا کی محبت میں فنا کر دیا ہوتا ہے انہیں بھی مقام محبوبیت عطا ہو جاتا ہے اور زمین پر خلیفۃ اللہ اور مظہر انوار خدا اور نائب محبوب خدا ہوتے ہیں لہذا

- ۱۔ ان کی ظاہری زندگی میں بے پناہ فیض رشد و ہدایت جاری ہوتا ہے۔
- ۲۔ برزخی زندگی میں قاسم فیوض و برکات ہوتے ہیں اور ان کا روحانی فیض عوام خاص کے لیے یکساں ہوتا ہے۔

۳۔ ان کی تعلیمات و ارشادات طالبان راہ خدا کے لیے مُرشد طریق کی حیثیت رکھتے ہیں اور مرتبہ و استعداد کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور ظرف کے مطابق ان سے مستفید ہوتے

ہیں۔ چنانچہ یہ عطائے الہی و فیض سرور عالم رحمہ اللہ حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ نے اپنی حیات مبارکہ میں کفرستان ہند میں اسلام کا پرچم لہرایا اور اپنی روحانی قوت اور نظر کیمیا اثر کے ذریعے بے شمار گم گشتگان بادیہ کفر و ضلالت کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا اور اچھے سینوں کو نورِ اسلام سے منور فرمایا۔

۲۔ بعد وصال حضرت شیخ کا مزار پر انوار فیض رسان عالم اور منبع روحانیت و طمانیت نام فقیر تنہاں دایا ہو قبر جنہاں دی حیوے ہو

۳۔ ان کے ارشادات و افاضات عالیہ (کشف المحجوب) بجائے خود مُرشد کامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

غرض کہ ایسی محبوبیت و مقبولیت اُمت محمدیہ (رحمہم اللہ) کے بہت کم اولیاء کرام کو حاصل ہوتی ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تانا بخند خدائے بخشندہ

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جتنے عظیم المرتبت صوفیاء یہاں آئے مثلاً خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شرف الدین بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر بزرگ حضرات انہوں نے پہلے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دی، یہاں سے روحانی فیض حاصل کیا اور پھر آگے بڑھے۔



ہر مرغ کہ پر زد بہ تمنائے اسیری

اول بہ شگونوں کرد طواف قفس ما

ترجمہ - ہر پرندہ جو اسیر ہونے کی خواہش لے کے اڑا، اس نے نیک شگون کی خاطر پہلے ہمارے قفس کا طواف کیا۔

آپ کے بارہ میں یہ مشہور شعر جو ہر خاص و عام کی زبان پر ہے، حضرت خواجہ عین الدین چشتی رحیمی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پانے کے بعد انہوں نے اس شعر کے ذریعے اپنی سپاس گزاری کا اظہار کیا تھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور حسن

ناقصاں را پیر کامل کا ملاں دار ہنما

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک (واقع قونیہ شہر ترکی) کے باہر مندرجہ ذیل شعر رقم ہے۔

کعبہ عشاق باشد ایں مقام

ہر کہ ایں جا خام آمد شد تمام

ترجمہ - یہ مقام عاشقان الہی کے لیے کعبہ کی مانند ہے، جو یہاں نامکمل آتا ہے وہ مکمل ہو کے جاتا ہے۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی فضا میں ”روحانیت“ اس طرح

بسی ہوتی ہے جیسے موسم بہار میں باغ جناح لاہور (بلکہ باغ جناح خلیل) کی فضا میں خوشبو،

بلکہ یہاں تو ہر وقت ہی بہار رہتی ہے۔

۱۔ میاں عبدالرشید کالم نور بصیرت، روزنامہ نوائے وقت لاہور، شمارہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء، ص ۳۔

بعض لوگ آپ کو سید علی ہجویری تو کہتے ہیں مگر آپ کا مشہور نام داتا گنج بخش لینے

سے اتر کر آتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کہنا شرک ہے۔ حالانکہ بہت سے ایسے الفاظ

ہیں جن کا اطلاق اللہ کے علاوہ کسی اور پر کرنے سے شرک ہوتا ہے مگر رات دن ان کا اطلاق

اپنے اوپر کرتے ہیں مثلاً لفظ ”مالک“ کو یہی سمجھتے ہیں جب ان کے مکان کے متعلق پوچھا جائے کہ

اس کا مالک کون ہے؟ تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ اس مکان کا مالک میں ہوں، اس

دکان، جائیداد کا مالک میں ہوں، حالانکہ ہر چیز کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے۔

داتا کے لفظی معنی ”دینے والا“ یا ”بخشنے والا“ ہیں اور گنج بخش سے مراد خزانے لٹانے والا ہے۔

قطب الدین ایک رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی سخاوت کے باعث ”لکھ داتا“ کہتے تھے۔

قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب ”عالم برزخ“ میں حضرت سید

علی ہجویری علیہ الرحمۃ کے لیے ”داتا گنج بخش“ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

مولوی محمد حبیب الرحمن خاں میواتی (دیوبندی) نے اپنی کتاب ”تذکرہ صوفیائے میوات“

(جو کہ مشہور متعصب دیوبندی مولوی نفیس الجینی کی تائید اور پیش لفظ کے ساتھ لاہور سے شائع

ہوتی ہے) میں علاقہ میوات کے قصبہ تھین (ضلع کوڑا گانہ) کے گاؤں کھیڑی کے ایک بزرگ

”داتا گلاب شاہ“ کا تذکرہ کیا ہے اور اپنی کتاب میں انہیں دس مرتبہ ”داتا“ لکھا ہے۔

ولادت باسعادت :- حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سنہ ۷۳۰ھ

میں ہوئی۔

مولد و وطن :- آپ خود فرماتے ہیں علی بن عثمان بن علی الجلابی الغزنوی ثم الجویری

۱۔ قاری محمد طیب، عالم برزخ، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ لاہور ص ۲۵، ۲۶۔

۲۔ مولوی محمد حبیب الرحمن میواتی، تذکرہ صوفیائے میوات، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ لاہور ۱۴۰۰ھ، ص ۵۱۲۔



دارالشکوہ لکھتا ہے، حضرت غزنی کے رہنے والے تھے، جلاب اور سجور غزنی (افغانستان) کے محلوں میں سے دو محلے ہیں، پہلے جلاب میں قیام پذیر تھے، پھر جویر منتقل ہو گئے، آپ کے والد ماجد کی قبر غزنی میں ہے۔

**حقی المذہب:** حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حنفی المذہب تھے، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت رکھتے تھے اور ان کے مقلد تھے۔

**لاہور تشریف آوری:** تذکرہ نگاروں کے بیان کے مطابق آپ لاہور ۴۳۱ھ یا ۴۵۱ھ میں تشریف لائے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ ۴۶۰ھ میں وارد لاہور ہوئے۔

**سال وصال تشریف:** تذکرہ نگاروں کے مطابق آپ کا وصال تشریف ۴۶۵ھ میں ہوا۔

## حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو جہان کی تدبیر کرنے والا بنایا ہے، انہیں یہ قوت بھی دی ہے کہ وہ سارے جہان کو دیکھتے ہیں، انہیں سارے جہان کا نگران مقرر کیا ہے، جہان کی مشکلات اور آسانیاں ان سے متعلق کر دی ہیں اور احکام عالم کو انہی ہمت اور مدد و توجہ سے وابستہ کر دیا ہے۔ (کشف المحجوب ص ۲۴۵)

۲۔ یہاں تک کہ آسمان سے بارش ان کے قدموں کی برکت سے ہوتی ہے، زمین سے نباتات ان کے احوال کی صفائی سے اُگتے ہیں اور کفار پر سلمان اولیاء اللہ کی ہمت و توجہ سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ (کشف المحجوب ص ۲۴۶ مطبوعہ سمرقند)

۳۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب گیارہویں باب میں صفحہ ۱۹۸، ۱۹۹ پر حضرت ابوالعباس القاسم بن مہدی السیاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”آپ نے اپنے باپ سے ترکہ میں بہت مال پایا، پھر آپ نے وہ سارے کا سارا مال و متاع دے کر کسی سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مومنے مبارک ماحصل کر لیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عمل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مومنے مبارک کی برکتوں سے ایک تہی سچی توبہ نصیب فرمائی دوسرے آپ کو حضرت ابوبکر واسطی قدس سرہ کی صحبت سے سرفراز فرمایا جب آپ دنیا سے رحلت فرمانے لگے تو وصیت فرمائی کہ مومنے مبارک میرے منہ میں رکھ دیتے جائیں۔ آج آپ کی قبر مبارک مرو میں مرجع خلافت اور عوام خواص سب پر ظاہر و عیاں ہے۔ لوگ حاجتیں چاہنے کے لیے آپ کے مزار پر جلتے اور وہاں سے مشکلات کا حل طلب کرتے ہیں۔ حاجات پوری ہونے اور حل مشکلات میں آپ کی قبر انور مجرب ہے۔ واللہ اعلم۔

ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ بریلوی مسلک اہل سنت و جماعت ہی عارفین کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ سے عقائد اور مسلک و شرب میں موافقت و مطابقت رکھتے ہیں، یاد رکھیے کہ قرآن حکیم کا بیان کردہ صراط مستقیم بھی یہی ہے، انصاف شرط ہے لہ

## کرامت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بعد از وصال

پروفیسر محمد عثمان، گورنمنٹ کالج لاہور اپنے ایک مضمون ”تصوف اور اسلام“ میں لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالشکور جنہیں شیخ لاہور کہا جاتا ہے، اپنی تصنیف ”سبزہ بیگانہ“ میں رائے بہادر میلدار

لہ علامہ محمد سعید احمد نقشبندی بنقبت، ثجرب، شجرہ طریقت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ، مطبوعہ



کے بیٹے راتے بہادر رام سرن داس کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۱۸ء کے وبا کی افلوہذا میں ان کے تینوں بیٹے اس مرض میں مبتلا ہو گئے، لاہور شہر کے بڑے بڑے ڈاکٹر علاج کے لیے بلاتے گئے مگر مرض روز بروز بڑھتا گیا حتیٰ کہ رام سرن داس بیٹوں کی زندگی سے مایوس ہونے لگے، باقی قصہ راتے بہادر رام سرن داس کی زبان سے سنئے!

”ایک رات ہم سوتے ہوئے تھے کہ کمرے میں کچھ آہٹ ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی کیا دیکھتا ہوں کہ سفید ریش بزرگ براق لباس پہنے ہوئے ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تیسع لیے میرے بیٹے کو پال داس کے پلنگ کے پاس کھڑے کچھ پڑھ رہے ہیں، انہیں دیکھ کر میں سہم گیا اور چیخ کر کہا کہ آپ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں، انہوں نے میری بات سن کر ان سنی کردی اور دعا پڑھنے میں مشغول ہے پھر وہ بزرگ میرے دوسرے بیٹے روپ رام کی چارپائی کے قریب گئے اور وہاں بھی دعا مانگی پھر تیسرے بیٹے کے پلنگ کے پاس جا کر بھی ایسا کیا اس کے بعد وہ بزرگ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے، میں تمہارا پڑوسی گنج بخش ہوں مجھ سے تمہاری پریشانی دیکھی نہ گئی اس لیے دعا کرتے کیلئے خود آگیا ہوں اب گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو شفا دے گا“

شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ یہ قصہ راتے بہادر نے لاہور شہر کے جملہ مسلمان، ہندو، اور سکھ احباب کو جمع کر کے سنایا اور پھر حضرت علی ہجویری کے مزار پر حاضر ہو کر نذرانہ پیش کیا اور دربار میں پہلی بار بجلی کا انتظام عمل میں لایا گیا، اور اس واقعہ پر شیخ عبدالشکور کا مختصر تبصرہ یوں ہے کہ ایٹم اور میزائل کے اس زمانے میں ایسی باتیں ناقابل قبول ہوں گی مگر خاصانِ خدا سے ایسی ایسی معجزات بائیں اکثر ظہور پذیر ہوا کرتی ہیں اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

پروفیسر محمد عثمان لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کے بیان کرنے والے خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور ان کے علم و فضل اور عقل و دانش کا اتنا شہرہ ہے کہ ان کی کہی ہوئی ہر بات کو رد نہیں کیا جاسکتا۔

## کشف المحجوب کی صداقت

غلام فرید کپلانہ (جھنگ صدر) اپنے ایک مضمون ”قدرت اللہ شہاب کی باتیں“ میں لکھتے ہیں کہ میں اس وقت ضلع مسلم لیگ کا جنرل سیکرٹری تھا اور شہاب صاحب سے ضلعی محکمات کے سلسلے میں گاہ بے گاہ ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ان کا قیام جھنگ صدر میں اگرچہ مختصر رہا لیکن ان کی یادیں آج تقریباً چالیس اکتالیس سال گزرنے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں میں تازہ ہیں چند سال قبل شائع ہونے والی ان کی آپ بیتی ”شہاب نامہ“ میں انہوں نے اپنے قیام جھنگ کا ذکر کسی قدر تفصیل سے کیا ہے اور کئی ایک واقعات بیان کئے ہیں جو ان کو وہاں پر قیام کے دوران پیش آنے لگے ایک واقعہ ایسا بھی ہے جس کا ذکر انہوں نے شہاب نامہ میں نہیں کیا لیکن یہ واقعہ آج بھی میری طرح اور بھی کئی مقامی لوگوں کے ذہنوں میں محفوظ ہے یہ واقعہ شہاب صاحب نے خود ایک پارٹی میں سنایا تھا جو میں نے ان کے اعزاز میں انجمن آرٹھتیاں جھنگ کی طرف سے خلیہ منڈی میں دی تھی، اب آگے آپ شہاب صاحب کی زبانی سنئے۔

جھنگ کے ڈی سی ہاؤس میں میں ایک رات کافی دیر تک حضرت سید علی



بحوری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "کشف المحجوب" کا مطالعہ کرتا رہا جب میں اس مقام پر پہنچا جہاں حضرت علی بحوری نے یہ لکھا ہے کہ اولیائے کرام کی مختلف ولایات ہیں کوئی قطب ہے، کوئی ابدال ہے، کوئی اوتاد ہے اور یہ اولیائے کرام ہر زمانے اور ہر دور میں موجود ہوتے ہیں اور ان کو علاقے تفویض ہوتے ہیں جنکی دیکھ بھال اور حفاظت ان کے ذمہ ہوتی ہے، تو میں نے کتاب بند کر دی اور سوچ میں پڑ گیا، کافی دیر تک یہی سوچتا رہا کہ اگر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات درست ہے تو پھر اس دور میں اولیائے کرام کی کچھ تعداد ضرور موجود ہوگی اور اگر موجود ہے تو مجھے تو باوجود کوشش و جستجو کے کبھی کسی سے ملاقات کا موقع نہیں ملا۔ میں یہی سوچتے سوچتے سو گیا۔

خواب میں دیکھا کہ جنگ سے پندرہ میل دور واقع تریوں ہیڈ (جو کہ دریائے چناب اور دریائے جہلم کا سنگم ہے) کے مقام پر کشتی میں سوار دریا کی سیر کر رہا ہوں، دریا میں اونچی اونچی لہریں اٹھ رہی ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے ایک منہ زور لہر اٹھی اور میری کشتی سے اکر ٹکرائی جس سے کشتی اُلٹ جاتی ہے اور میں دریا میں ڈوبنے لگتا ہوں کراچانک ایک طرف سے کسی بزرگ کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے اور مجھے بازو سے پکڑ کر کنارے پر ڈال دیتا ہے، عین اُسی وقت میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں کافی دیر تک پریشانی کے عالم میں جاگتا رہتا ہوں۔ اگلے روز جب میں اپنے دفتر میں بیٹھا روزانہ کی ڈاک دیکھ رہا ہوتا ہوں تو ایک خط کی تحریر سے چونک جاتا ہوں خط میں لکھا ہے کہ تم رات کو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر پڑھ کر بلاشبہ شک و شبہ میں مبتلا ہو گئے تھے تو جان لو کہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے، ہر

دور میں اولیائے کرام کی ایک کثیر تعداد موجود ہوتی ہے اور یہ اس دور میں بھی موجود ہیں اور میں بھی اُن میں سے ایک ہوں اور مجھے اس علاقہ کی ذمہ داری سپرد ہوئی ہے، جس طرح تم اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر ہونے کے ناطے اس علاقہ کی حفاظت کے ذمہ دار ہو اسی طرح میں بھی ذمہ دار ہوں رات کو خواب میں ڈوبنے سے میں نے ہی تمہیں بچایا تھا، میں تمہاری عدالت میں ایک نفعہ آچکا ہوں مگر شاید تم نے نہیں پہچانا، میں آئندہ چند روز میں پھر تمہاری عدالت میں آؤں گا مجھے پہچاننے کی کوشش کرنا، لہذا اگلے چند دن میں دفتر کا وقت شروع ہونے سے تخم ہونے تک تنہائی انہماک اور تجسس سے اپنی نگاہیں دروازے پر مرکوز رکھنا اور ہر اندر آنے والے کو نہایت غور سے دیکھنا، تقریباً ایک ہفتہ بعد ڈاک کے ذریعے پھر ایک خط موصول ہوا وہی طرز تحریر تھی اور اُس میں لکھا تھا کہ میں دوبارہ تمہارے دفتر میں آیا تھا مگر افسوس کہ تم نے مجھے نہیں پہچانا۔ اب ایک کام تمہارے سپرد کیا جاتا ہے جسے تم نے فرض سمجھ کر پورا کرنا ہے، غور سے پڑھو۔ موضع احمد پور سیال میں فلاں تاریخ اور فلاں دن کو اتنے بجے ایک شادی ہو رہی ہے، دو لہا جس کی عمر تقریباً اسی سال ہے مقامی زمیندار ہے اور لالہ ولد ہے لہن کی عمر تقریباً پندرہ سال ہے زمیندار کے عزیز و اقارب لالہ زینہ کی خواہش میں اس کی شادی اتنی عمر لاکے سے کر رہے ہیں، لاکے اس شہر پخت پریشان ہے اور اس نے اپنے دل میں مٹھان لی ہے کہ جس روز بارات اس کے دروازے پر آئے گی وہ نہر کی پڑیا لکھا کر خود کشی کرے گی۔ نہر کی پڑیا اُس نے اپنے دوپٹے کے ایک کونے میں چھپا کر باندھ رکھی ہوگی، تم عین اس موقع پر جب بارات لہن کے گھر پہنچے گی اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے چھاپا مارتا ہے اور یہ شادی رکو ادینی ہے، بصورت دیگر خود کشی کے نتیجے میں اس بے قصور لاکے کا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔

شہاب صاحب کے بقول انہوں نے مقررہ دن اور وقت پر زمانہ پولیس کی معیت



میں جلتے وقوعہ پر چھاپہ مارا، باررات آپکی تھی، شہاب صاحب کے حکم پر زنانہ پولیس نے دہن کے دوپٹے کی تلاشی لی تو اس کے پلو میں زہر کی پڑیا بندھی ہوئی ملی، پولیس نے اس واقعہ کی رپورٹ باہر آکر شہاب صاحب کو دی جس کے بعد انہوں نے شادی کو ادائی دہا میاں بغیر دہن کی ڈولی کے بارایتوں کے ساتھ مایوس و ناکام واپس لوٹ گئے اور دہن کے والد اور عزیزوں نے شہاب صاحب کو دعائیں دیں۔

وہ پُر اسرار گناہم خطوط جو کہ شہاب صاحب کو ڈاک کے ذریعہ موصول ہوتے تھے تھے، ان پر مہر جھنگ شہر کے ڈاک خانہ کی ہوتی تھی، اس لیے شہاب صاحب نے جھنگ شہر کے کچھ احباب کے علاوہ محمد شیر افضل جعفری مرحوم کے ذمہ بھی یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں تلاش کریں تاکہ اس اُن دیکھی ہستی کا کوئی سراغ مل سکے جو یہ خطوط ارسال کرتی تھی، بقول جعفری صاحب انہوں نے اپنے تئیں کافی جستجو کی مگر بلا سود

## حضرت داتا گنج بخش علیہ السلام اور درود تاج

۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو جناب میاں زبیر احمد قادری ضیائی مدظلہ سابق صدر مرکزی مجلس رضا لاہور نے راقم الحروف کو بتایا کہ ایک دن حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ (امر تسری چشتی قادری دست برکاتہم العالیہ (لاہور) نے فرمایا کہ ایک صاحب نظر کا کہنا ہے کہ درود تاج شریف کی تلاوت حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کو بہت پسند ہے، اس کی تلاوت سے آپ قاری کی طرف توجہ فرماتے ہیں، اور دعوہ نہایت (تجینا) کو بھی پسند فرماتے ہیں (رحمۃ اللہ تعالیٰ)

۱۷ غلام فرید کپلانہ، مضمون قدرت اللہ شہاب کی اتمین روزنامہ نولے وقت لاہور شمارہ مجلہ المبارک ۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ / ۲۶ جولائی ۱۹۹۱ء، صفحہ ۲۔

## درود تاج شریف کی برکات

جناب صوفی خورشید عالم صاحب خورشید رستم (خطاط) جانشین خطاط الملک تاج الدین زین رستم، بیٹھک کاتبان لوباری دروازہ لاہور فرماتے ہیں میاں زبیر احمد قادری صاحب ایک روز درود تاج شریف کی کتابت کے لیے میرے پاس تشریف لائے درود تاج شریف کی برکات کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، اس ضمن میں میں نے بھی کچھ تذکرہ کیا کہ میرے حضرت صاحب خواجہ غلام سدید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین معظم آباد شریف نے ایک روز فرمایا کہ ہمارا ایک مرید کالا شاہ کا کو (ضلع شیخوپورہ) میں مقیم تھا وہ درود تاج شریف کی تلاوت بڑی خوش الحانی سے کیا کرتا تھا، اس کے وصال کے بعد بہت سے لوگوں نے اس کی قبر سے درود تاج شریف کے پڑھنے کی آواز سنی، نیز جب کبھی حضرت ثانی خواجہ محمد حسین (میرے والد ماجد) رحمۃ اللہ علیہ کالا شاہ کا کو اس کے پاس جایا کرتے تھے تو وہ بغیر اطلاع آپ کا سڑک پر انتظار کیا کرتا تھا اور یہ انشراح درود تاج کی برکت سے اُسے حاصل تھا۔

## چند شبہات کا ازالہ

درود تاج شریف پر محمد جعفر شاہ پھلواری (کراچی) نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اس درود میں لغوی اور لسانی غلطیاں ہیں جو کہ ایک غیر عربی بھی نہیں کر سکتا، اُن گمنے یہ اعتراضات سب سے پہلے ماہنامہ فاران کراچی، شمارہ جون، جولائی ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئے، پھر ہفت روزہ اہل حدیث لاہور شمارہ ۷ اشوال ۱۳۸۵ھ میں شائع ہوئے پھر یہ اعتراضات عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ایک پمفلٹ کی صورت میں ”ادویہ تحقیقی نظر“ کے نام سے کراچی سے



سے شائع کئے گئے، معترضین کا خیال تھا کہ درود تاج پر ان اعتراضات کا جواب قیامت تک کوئی نہیں دے سکتا، مگر الحمد للہ ضیغ اسلام علامہ سید احمد سعید کاظمی امر وہومی محدث رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۸ء) ان تمام اعتراضات کا مستند، مکمل و مدلل جواب دیا جو کہ پچپن کی تعداد میں تھے، حضرت کاظمی کریم علیہ الرحمہ کی یہ آخری تصنیف ہے، اس کا نام درود تاج پر اعتراضات کے جوابات ہے، کاظمی پبلی کیشنز کچہری روڈ جامعہ انوار العلوم ملتان سے دستیاب ہے۔

مولوی حکیم محمد یسین خواجہ دیوبندی ساکن موضع کرم علی والا تحصیل شجاع آباد ملتان نے اپنی کتاب "بیاض مدنی" جو کہ عملیات کی مشہور کتاب "شمس المعارف" از علامہ بونی کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی سے شائع ہوئی ہے، اس میں اکابر علماء دیوبند کے عملیات جمع کئے گئے ہیں، اس کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں کہ مجھے ۲۹ جلدوں میں ۱۳۹۰ھ/ ۳۱ اگست ۱۹۷۱ء بروز سوموار کو مولوی محمد عبد اللہ بھلوی شجاع آبادی (دیوبندی) نے درود تاج پڑھنے کی اجازت دی اور ان کو قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے طلبی کے دور میں دورہ حدیث کے موقع پر اجازت دی اور ان کو مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے اور ان کو مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے اجازت دی۔

لیکن یہ بھی لکھا کہ درود تاج میں یہ الفاظ "دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم" بعد میں کسی نے شامل کر دیئے ہیں اصلی درود تاج شریف میں نہیں ہیں، ان الفاظ کو نہ پڑھیں۔

در اصل یہی الفاظ ہیں جو دیوبندی اور وہابی ذہن رکھنے والوں کو کانٹے کی طرح چبھتے ہیں۔ لیکن ان جہلاء کو معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ حقیقی نہیں سمجھتا، دافع حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محض وسیلہ ہونے کی حیثیت

سے دافع مجازی ہیں، وہ اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دفع عذاب کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ" (پس سورہ الانفال) یعنی آپ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو عذاب نہیں دے گا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دفع عذاب کا وسیلہ ہیں۔ نیز فرمایا "وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ" (پس الانفال) یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کے استغفار کی وجہ سے بھی انہیں عذاب نہیں دے گا، استغفار بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، اس لیے جب تک مومنین کا استغفار ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ برقرار ہے۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مدینہ منورہ کی مٹی جدام کے لیے شفا بن گئی۔

(الوفاء، ابن جوزی، جلد ۱، ص ۲۵۳۔ وقا الوفا، جلد ۱، ص ۶۷)

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مدینہ منورہ کی آب ہوا اس کے غلہ اور پھلوں میں برکت اور مدینہ منورہ کی بیماریاں یہود کی بستی جحہ کی طرف منتقل ہوئیں (بخاری شریف جلد ۱، ص ۵۵۹)

۳۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار کا زخم ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ پھونکا تو ان کی تکلیف جاتی رہی۔ (بخاری جلد ۲، ص ۶۵، مشکوٰۃ ج ۳)

۴۔ حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی ٹوٹ گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پنڈلی پر ہاتھ مبارک پھیر دیا تکلیف جاتی رہی۔ (بخاری جلد ۲، ص ۵۷۷)

۵۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ مبارک کے دھون سے بیماروں کے لیے شفا حاصل کرتے۔ (مسلم شریف جلد ۲، ص ۱۹۰)

۶۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے الامن والاعل از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ۔



۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے قحط دفع ہوا اور خشک سالی خوش حالی میں بدل گئی۔ (بخاری جلد ۱، ص ۱۴۰، ۱۴۱، ۵۰۶)

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک ڈالے ہوئے پانی سے فاتر العقل صحت یاب ہو گیا (مسند احمد جلد ۶، ص ۳۷۹ طبع بیروت)

آیت قرانہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاؤں و بانات قحط، مرض اور الم کے دفع ہونے کا سبب بنایا، دافع حقیقی محض اللہ تعالیٰ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمال عبدیت کے باعث عون الہی کا مظہر اتم و اکمل ہیں۔ اسی اعتبار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کہا گیا جس میں شرک کا کوئی شائبہ نہیں بلکہ یہ تو کمال عبدیت کا بلند مقام ہے۔

علم طب میں ”سم الفلز“ ضار ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے، مضر ہے، اور ”بنفشہ“ نافع ہے، یعنی نفع پہنچانے والا ہے، توجب ایک دوا مجازی طور پر نقصان پہنچانے والی ہے مجازی طور پر اسے ضار اور ”نافع“ کہہ سکتے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجازی طور پر دافع کیوں نہیں کہہ سکتے، ایک دوائی تو دافع و نافع اور دافع مرض ہو، مگر پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض نہ ہوں یہ عجیب عقیدہ ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سراپا رحمت و برکت ہیں۔

مشہور غیر مقلد مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں۔

”اہل صلاحیت (صالح لوگوں) کے دم قدم کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دور ہوتا، اور بارشوں کا بوقت ضرورت برسا اور رزق و مال میں افزائش اعلیٰ صیغہ مرفوعہ اور آثار صحابہ و تابعین اور دیگر بزرگان دین کے واقعات

سے ثابت ہے اور یہ متواترات کی جنس سے ہے، اس سے انکار کی گنجائش نہیں“ ۱۔

رہا یہ اعتراض کہ نماز میں پڑھا جانے والا درود (درود ابراہیمی) ہی اصل اور صحیح درود ہے، اس کے علاوہ جتنے درود ہیں وہ سب من گھڑت اور بدعت ہیں۔

اس اعتراض کا تفصیلی جواب تو ہم نے اپنی کتاب ”الانعامات درود شریف“ میں لکھ دیا ہے مختصر جواب یہ ہے کہ محدثین اور فقہاء کرام علیہم الرحمہ کو دیکھئے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک کے ساتھ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ یا کوئی اور مختصر درود کے الفاظ لکھے ہیں مثلاً امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جب حدیث لکھی قال قال رسول اللہ آگے لکھا صلی اللہ علیہ وسلم، حالانکہ یہ درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس درود کے پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ درود صلی اللہ علیہ وسلم ”توصیہ کرام کے کئی سو سال بعد لکھا جانے لگا ہے، مگر کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ یہ درود ناجائز و بدعت ہے بلکہ دن رات اسے پڑھتے ہیں، لکھتے ہیں، بولتے ہیں، بلکہ ایک بدعت لفظ ”صلعم“ اور ”ص“ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، اُس وقت انہیں نماز والا درود ابراہیمی یاد نہیں آتا۔





# درود تاج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

أَلَّا لَا تُهْمَمُ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ

مُحَمَّدٌ مَدِينِ صَاحِبِ بَيْتِ تَاجِ وَلَنْ مَعَ رَاجِ

وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ

وَلَنْ بِي رَاقِ وَلَنْ عَ لَمْ دَافِعِ بِلَاءِ

وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالرَّضِ وَالْأَلَمِ

وَلَنْ وَبَاءِ وَلَنْ قَحْطِ وَلَنْ رَضِ وَلَنْ أَلَمِ

إِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ

إِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ

مَنْقُوشٌ فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ

مَنْ قَوْشُنِ قَلَمِ كَوْحِ وَلَنْ قَلَمِ سَيِّدِ

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ

عَرَبِ وَلَنْ عَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ

مُعَظَّمُ مَطَهْرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَ

مُعَظَّمُ مَطَهْرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَ

الْحَرَمِ شَسِ الصُّحَى بِدْرِ الدُّجَى

حَرَمِ شَسِ الصُّحَى بِدْرِ الدُّجَى

صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ

صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ



الْوَرَى مُصْبِحَ الظِّلِّ جَبِيلُ الشَّيْمِ

وَرَا مَصْنَبًا حَفْظُ لَمْ طَجَ حَتَّى لَشَّ شَيْمٌ

شَفِيعُ الْأُمَمِ صَاحِبُ الْجُودِ وَالْكَرَمِ

شَفِيعٌ عَنِ الْأُمَمِ صَاحِبُ الْجُودِ وَلَمْ يَكْزَمْ

وَاللَّهُ عَاصِمُهُ وَجَبْرِيلُ خَادِمُهُ

وَلَا لَاهُ عَاصِمُهُ هُوَ وَجَبْرِيْلُ خَادِمُهُ هُوَ

وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ وَالْمُعْرَاجُ سَفَرُهُ وَ

وَلَمْ يَبْرَاقْ مَرْكَبُهُ هُوَ وَلَمْ يَمْعُرَاجْ سَفَرُهُ هُوَ

سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَقَابُ قَوْسَيْنِ

سِدْرَتُنْ مِنْ تَحْتِهَا مَقَامُهُ هُوَ وَقَابُ قَوْسَيْنِ

مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ وَ

مَطْلُوبٌ هُوَ وَلَمْ يَطْلُوبْ مَقْصُودٌ هُوَ وَلَمْ

الْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ

مَقْصُودٌ مَوْجُودٌ هُوَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ أَنْبِيسِ

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ أَنْبِيسِ

الْغُرَبَاءِ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ رَاحَةُ

رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ رَاحَةُ الْعَالَمِينَ

الْعَاشِقِينَ مُرَادُ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ

عَاشِقِينَ مُرَادُ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ

الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مُصْبِحِ

عَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مُصْبِحِ

الْمُقَرَّبِينَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ

مُقَرَّبِينَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ



وَالْمَسَاكِينَ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ

وَلَمْ يَسَاكِنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ

الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدَتِنَا

بَيْنَ حَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدَتِنَا

فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ

فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ

مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ

مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ

الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

مَنْعَ رَبِّنِي جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ الْحَبِ

مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ الْحَبِ

الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورِ

الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورِ

مَنْ نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ

مَنْ نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ

بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

أَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

أَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم تاج والے، معراج والے، براق والے، علم والے

پر، بلا، وبا، قحط، مرض دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا بلند

کیا ہوا لوحِ دقلم میں مشفوع، منقوش ہے۔ عرب و عجم کے سردار ہیں

ان کا جسم بیتِ حرم میں مقدس، معطر، مطہر، منور ہے۔ چاشت کے



آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے، چودھویں کے ماہ منیر، بلندی کے صد  
ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ، اچھی عادات  
والے، تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود و کرم، اللہ  
کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم، براق ان کی سواری  
اور معراج ان کا سفر، سدرۃ المنتہی مقام، قابِ قوسین (قرب الہی) ان  
کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود، تمام رسولوں  
کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، گناہگاروں کی شفاعت کرنے  
والے، غربا سے انس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لیے رحمت،  
عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، اللہ کی  
راہ میں چلنے والوں کے لیے چراغ، مقربین کے لیے شمعِ فروزاں، فقیروں  
غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے، ثقلین کے سردار، حریمین کے  
نبی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ، قابِ قوسین  
والے، دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب، امام حسن اور  
امام حسین کے نانا، ہمارے آقا اور ثقلین کے دالی، ابوالقاسم محمد  
بن عبد اللہ، اللہ تعالیٰ کے نور کے نور، اسے اس کے جمال کے نور کا شہین  
رکھنے والو، اس پر اس کی آل پر اس کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض  
کہو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے۔

دُرُودُ تَنْجِينَا

دُرُودُ تَنْجِينَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً

وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً

تَنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیعِ الْاَهْوَالِ

تَنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیعِ الْاَهْوَالِ

وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِ لَنَا بِهَا جَمِیعَ

وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِ لَنَا بِهَا جَمِیعَ



الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ  
 حَاجَاتٍ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ  
 السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ  
 سَيِّئَاتٍ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ  
 أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى  
 أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى  
 الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي  
 غَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي  
 الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا أَرْحَمَ  
 حَيَّ يَاقُ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا أَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِينَ  
 رَاحِمِينَ

## ترجمہ

اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج  
 ایسا درود کہ اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام خطرات و آفات سے بچا  
 اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے  
 وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ  
 سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اس کے سبب  
 سے ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم  
 کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ  
 کر رحم کرنے والے۔ ○

حکیم روح اللہ قادری لاہوری علیہ الرحمۃ جو صاحب کشف بزرگ  
 تھے، فرمایا کرتے تھے کہ حضور داتا صاحب علیہ الرحمۃ کو درود تنجینا (درود  
 نجات) بھی بے حد پسند ہے۔

اے درود شریف نجات (تنجینا) از حکیم روح اللہ قادری

ناشر سردار علی احمد خاں لاہور



## شجرہ عالیہ سلسلہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حمد و توصیف و ستائش ہے خدا کے واسطے  
 کبریاۓ خالق ارض و سما کے واسطے  
 یا الہی حضرت خیر الوریٰ کے واسطے  
 سرور عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے  
 حضرت شیر الہی بادشاہ مجسود و بر  
 چشمہ عرفان علی المرتضیٰ کے واسطے  
 مخزن علم لدنی معدن علم وحیا  
 اس حسن بصری سراج الاولیاء کے واسطے  
 تاج فخر اولیاء شاہنشاہ ملک مجسم  
 شیخ ماحضرت حبیب با خدا کے واسطے  
 مقتدائے دو جہان و ہادی راہ خدا  
 حضرت داؤد طائی با صفا کے واسطے  
 نیر برج ولایت آسمان معرفت  
 حضرت معروف کرخی بے ریا کے واسطے

## شیخ عبد اللہ سری سقطی کان حیا

بادشاہ اولیاء اتقیا کے واسطے  
 آفتاب چرخ عرفاں شیخ ابوالقاسم جنید  
 منبع ارشاد و رشد و اہتدای کے واسطے  
 گوہر عمان وحدت قسطنطنیہ جو دو سخا  
 شیخ شبلی صاحب علم و حیا کے واسطے  
 دور کر رنج و الم دونوں جہاں کا یا خدا  
 شیخ ماحضرت علی حسری ہدی کے واسطے  
 دو جہاں کی سروری تو بخش دے یا رب مجھے  
 اس ابوالفضل خستلی رہنما کے واسطے  
 کریم محمد علی ہجویری داتا گنج بخش  
 مصطفیٰ و مرتضیٰ خیر النسا کے واسطے  
 حرص نفسانی سے دل کو پاک کر تو دہم  
 میرے مورث شیخ ہندی با خدا کے واسطے  
 کر غریق بحر وحدت دے در عرفاں مجھے  
 یعنی اس مسکین عاجز با خدا کے واسطے



حب دنیا اور دل کو بعد صد فرسنگ ہو  
 اولیاء و مرتضیٰ و مصطفیٰ کے واسطے  
 بادۂ عشق نبی کا شہ آنکھوں میں رہے  
 دل بنے قبضہ نما خیر الوریٰ کے واسطے  
 اتبارِ سنت نبوی رہے ہر دم مجھے  
 ہوں نہ عازم ایک دم کو بھی خطا کے واسطے  
 نور احمد شیع مروت دامن آلِ رسول  
 لطف اپنا دے مجھے روز جزا کے واسطے  
 زمرہ عشاق پیغمبر میں میرا حشر ہو  
 متیقن و صالحین و انبیاء کے واسطے  
 حق کسی کا ہو نہ گردن پر میری یومِ تناد  
 کر شہادت کا سبب میری فنا کے واسطے  
 ان بزرگوں کا تصدق جو ہیں موصوف الصدا  
 بخش ایجاب شرف میری دعا کے واسطے  
 یا الہی اب مصنف کو تو وہ انعام بخش  
 شمس کی خواہش جو ہے دانا خدا کے واسطے